اِنَّ الفضل بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۸۱

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۴۱	مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء	یوم شنبہ	مورخہ ۱۷ رمضان ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے:۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعد نماز عصر بورڈنگ تحریک جدید کا معائنہ فرمایا۔ ہر ایک بورڈر کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد معلم اور متعلمین کے لئے ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں:۔

آج رمضان کا درس القرآن سورۂ نور تک جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے ختم کیا:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی ظہور حسین صاحب کو علاقہ سرگودہ میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ابتلا میں پورا اُترنے کی کوشش کرو

فرمایا:۔ ”ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک وُہ بُزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے تیار نہ رہیگی وُہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی۔ تم نے اس وقت خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ تم کو ستایا جاتا ہے۔ گالیاں سُننی پڑتی ہیں۔ قوم اور برادری سے خارج کرنے کی دھمکیاں ملتی ہیں۔ جو جو تکالیف مخالفوں کے خیال میں آسکتی ہیں۔ اس کے دینے کو وُہ موقعہ ہاتھ سے نہیں دیتے۔ لیکن اگر تم نے ان تکالیف اور مشکلات اور ان موذیوں کو خدا نہیں بنایا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کو خدا مانا ہے۔ تو ان تکالیف کو برداشت کرنے پر آمادہ رہو۔ اور ہر ابتلا اور امتحان میں پُورے اُترنے کے لئے کوشش کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کی توفیق اور مدد چاہو۔ تو مَیں تمہیں یقیناً کہتا ہُوں۔ کہ تم صالحین میں داخل ہو کر خدا کی عظیم الشان نعمت کو پاؤ گے۔ اور ان تمام مشکلات پر فتح پا کر دار الامان میں داخل ہو جاؤ گے“۔ (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء)

جلسہ سالانہ پر الگ مکان طلب کرنیوالوں کو اطلاع

بہت سے احباب نے جلسہ سالانہ پر اپنے اہل وعیال کے ساتھ ٹھہرنے کے لئے الگ الگ مکان طلب کئے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ان کے تمام خطوط منتظم صاحب مکانات کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ وہ سب احباب کو ۱۸ر دسمبر کو کارڈ کے ذریعہ اطلاع دے دیں گے۔ کہ وہ انتظام نہیں کر سکتے۔ یا کر سکتے ہیں تو فلاں مکان میں ان کے لئے انتظام کر دیا گیا ہے۔ اطلاعاً گزارش ہے جن اصحاب کے خطوط ۱۸ دسمبر کے بعد آئیں گے۔ کسی انتظام کے مستحق نہ ہونگے۔

ناظر ضیافت قادیان

جلسہ سالانہ پر انصار اللہ کا اجلاس

احباب کو معلوم ہے۔ کہ سالانہ جلسہ اس سال ۲۵-۲۶-۲۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان و دیگر عہدہ دار صاحبان جن کا انصار اللہ کی تبلیغ کے ساتھ تعلق ہے۔ بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ اگر انصار اللہ کے اجلاس کے لئے ۲۴ر دسمبر کی رات مقرر کر دی جائے۔ تو آیا وہ وقت پر قادیان پہونچ سکیں گے؟ یہ تاریخ اس لئے تجویز کی گئی ہے۔ کہ جلسہ کے ختم ہوتے ہی عید الفطر ہے۔ احباب اس کے متعلق مشورہ کرکے جلد تر اطلاع دیں:: (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

تقرر امراء

(۱) چونکہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے امیر قاضی محمد رشید صاحب وہاں سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور (۲) جماعت احمدیہ سرگودہا کے امیر مولوی محمد عبد اللہ صاحب اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو کر قادیان آ گئے ہیں۔ اس لئے ہر دو جماعتوں کے نئے انتخابات کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے راولپنڈی کے لئے میاں محمد امیر صاحب کو اور سرگودہا کے لئے بابو محمد سعید صاحب کو جنہیں انتخابات میں آراء کی اکثریت حاصل تھی۔ امیر مقرر فرمایا ہے۔ (۳) نیز جماعت احمدیہ سہ رکھا ضلع سرگودہا کے لئے حضور نے جماعت کے اتفاق رائے پر شیخ شمس الدین صاحب کو امیر منظور فرمایا ہے۔ اور ان سب امراء کے لئے حضور نے دعا فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اخلاص سے کام کرنے کی توفیق دے:: یہ تقرریاں ۳۰ر اپریل ۱۹۳۶ء تک ہونگی:: ناظر اعلےٰ

خانصاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ سے رخصت

معلوم ہوا ہے، ر دسمبر خانصاحب چوہدری حسین علی صاحب مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ سے مسٹر سی ایل کوٹس۔ آئی سی۔ ایس نے چارج لے لیا ہے۔ اور وہ چھٹی پر جا رہے ہیں۔ جس کے متعلق سننے میں آیا ہے۔ کہ انہیں مجبور کر کے دی گئی ہے واللہ اعلم بالصواب گذشتہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ کو جن مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان میں چوہدری صاحب موصوف کا بھی بہت کچھ دخل تھا۔ کیونکہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق نہائت ہی غیر منصفانہ بلکہ کھلم کھلا معاندانہ رویہ اختیار کئے رکھا۔ اور بعض اوقات تو انہوں نے قانون کی ایسی مٹی پلید کی۔ جو نہائت ہی حیرت انگیز تھی۔ مثلاً انہوں نے احرار کی مسجد میں جا کر تقریر کے نوٹ لینے سے احمدی رپورٹروں کو حکماً روک دیا۔ پھر قادیان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی انجمنوں کو کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت ممنوع قرار دے دیا۔ اور اس پر اس وقت تک مصر رہے جب تک حکام بالا نے اسے ناجائز نہ ٹھہرا دیا۔

مسٹر سی۔ ایل۔ کوٹس آئی سی۔ ایس سے ہمیں توقع ہے۔ کہ وہ اپنی قابلیت اور تدبر سے نہ صرف سابقہ بگڑے ہوئے حالات کو درست کر سکیں گے۔ بلکہ اس روائتی عدل وانصاف کو اپنے علاقہ میں زندہ کر دیں گے۔ جو انگریز حکام کے لئے باعث فخر ہے۔ اور جس پر انگریزی حکومت کو ناز ہے::

معذرت

افسوس ہے کہ الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس کا صفحہ ۷، ۸ مطبع کے نقص کی وجہ سے اس قدر خراب چھپا ہے۔ کہ کئی الفاظ پڑھے ہی نہیں جاتے۔ اس کے متعلق احباب کی خدمت میں معذرت کرتے ہوئے

چندہ جلسہ سالانہ جلد ارسال فرمائیں

چندہ جلسہ سالانہ جس قدر جماعتوں میں جمع ہو چکا ہے۔ بہت جلد بھجوا دیا جائے۔ اور جس قدر واجب الوصول ہے۔ جلد وصول کیا جائے۔ کیونکہ انتظامات جلسہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے:: (ناظر بیت المال قادیان)

احباب کے لئے ضروری اعلان

بعض احباب کے خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیرنگ ہو کر پہونچتے ہیں۔ احباب کو حضور کی خدمت میں خط لکھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خط حتی الوسع بیرنگ نہ ہونے پائیں۔ مالی نقصان کے علاوہ بیرنگ ڈاک ایک دن دیر سے حضور کے پاس پہونچتی ہے::

(پرائیویٹ سکرٹری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ رمضان ۱۳۵۴ھ

جماعت احمدیہ احرار کی دھمکیوں کو پرِ پشہ جتنی بھی وقعت نہیں دیتی

احرار کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب نے دیدہ دانستہ حکومت کے قانون کی خلاف ورزی کی۔ حکومت کے افسروں نے ان پر مقدمہ چلایا۔ اور گورداسپور کی ایک عدالت نے چار ماہ قید سخت کی سزا دی۔ اس پر ڈکٹیٹر احرار چودہری افضل حق جو کل تک اپنے گلے میں ڈھول ڈال کر اسی حکومت اور اسی ضلع کی ایک عدالت کے فیصلہ کے متعلق (جس کے پرزے فضائے نقاوتی میں عدالت عالیہ کے فاضل جج کولڈ سٹریم حال ہی میں بکھیر چکے ہیں) ڈھنڈورہ پیٹ رہے۔ اور اسے آسمانی وحی کی طرح درست تسلیم کرانے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا رہے تھے۔ سخت برہم ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے بے تحاشا غیظ و غضب کا مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔ جہاں تک ان کے جوش رعونت کا تعلق حکومت سے ہے وہ رعشہ براندام ہو کر صرف اتنا ہی کہہ سکے ہیں کہ "میں حزم و احتیاط کے درمیان قلم تھامے کھڑا ہوں۔ سوچتا ہوں۔ کہ امیر شریعت کی گرفتاری پر کیا لکھوں۔ قانون ضمیر انسانی پر شمشیر آویزاں کی طرح لٹک رہا ہے۔ اظہار حق صاف گوئی کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن مصلحت وقت زبان تھامتی ہے۔ اس لئے زندہ باد کے نعرے حلق میں اٹک کر رہ گئے ہیں" اور آخر میں یہ التجا کی ہے۔ کہ "حکومت کو کوئی مخلصانہ مشورہ دے۔ کہ زبردستوں کے لئے طاقت کے زعم میں سیاست کو مذہب سے ٹکرانا ٹھیک نہیں" اور یہ کہہ کر معاملہ ختم کر دیا ہے "یہ واقعہ انگریزی حکومت کے حامیوں کی تعداد کو کم کر دے گا۔" یعنی احرار اب تک تو حکومت کے حامی اور مددگار تھے لیکن آئندہ وہ حامی نہ رہیں گے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے خلاف ایک طرف تو انہوں نے تہذیب و شرافت کی مٹی پلید کرتے ہوئے یہاں تک بے ہودہ سرائی سے کام لیا ہے کہ لکھا ہے "قادیانی ایجنٹ اب ہی سے تگ و دو میں مصروف ہیں۔ اور وہ شیطان کی طرح سرگوشیوں میں لگ گئے ہیں"۔ اور دوسری طرف اپنی طاقت کے زعم میں اور اپنے لفنگا پن کے گھمنڈ میں بایں الفاظ دھمکی دی ہے کہ

"امت مرزائیہ اور اس کے ہمدرد شاہ بخاری صاحب کی سزایابی پر بغلیں بجاتے ہوں۔ مگر انہیں یاد رہے کہ یہ سزایابیاں آخر انہیں ننگی کا ناچ نچائیں گی۔ اس کے دوررس نتائج کو جتنی جلدی وہ قیاس کریں۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ **تم کب تک اور کہاں کہاں حکومت کو مدد کے لئے بلاؤ گے۔ اور احرار میں سے کس کس کو سزا دلاؤ گے۔** اگر اس سے تمہارا مقصد پورا ہو سکے۔ تو شوق سے اپنا شوق پورا کرتے رہو۔ لیکن عقلمند تو تمہیں باز آنے کے لئے ہی کہے گا۔" (مجاہد ۱۰ دسمبر)

مگر سوال یہ ہے کہ کیا احرار نے آج تک جماعت احمدیہ کے خلاف زور لگانے اسے نقصان پہونچانے حتیٰ کہ اسے دنیا سے مٹانے کی کوشش کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کوتاہی کی ہے۔ کہ آئندہ کے لئے وہ اس قسم کی دھمکی دے رہے ہیں۔ لیڈران احرار اور خاص کر چوہدری افضل حق نے لنگی فروشی کا دھندا ترک کرتے ہی کہا تھا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کر دینے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک اس مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ پھر دو ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اس ناپاک مقصد کی خاطر احرار نے جماعت احمدیہ پر جو جو مظالم کئے۔ اور جس جس طریق سے اپنی شیطنت کا اظہار کیا۔ وہ بالکل ظاہر و باہر ہے۔ انہی کارناموں کی بناء پر اس وقت تک بارہا احرار یہ دعوے کر چکے ہیں۔ کہ احمدیت جاں بلب ہو چکی ہے۔ اور جماعت احمدیہ مٹ گئی ہے۔ جب اس حد تک وہ پہلے ہی پہونچ چکے ہیں۔ اور باوجود اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک احمدی اپنے اندر ان کے شر کا مقابلہ کرنے اور ان کے مظالم کو برداشت کرنے کی طاقت پہلے سے بہت زیادہ پاتا ہے۔ جس کا تجربہ احرار کو بھی بخوبی ہو رہا ہے۔ تو پھر افضل حق صاحب خود ہی غور فرمائیں۔ ان کی اس قسم کی دھمکیاں ہماری نگاہ میں کیا وقعت حاصل کر سکتی ہیں۔ ہم ان کو اور تمام احرار کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن دھمکیوں پر انہیں ناز ہے۔ اور جن کے ذریعہ وہ ہمیں مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی حقیقت ہمارے نزدیک پرِ پشہ جتنی بھی نہیں۔ اور نہ ہم انہیں خیال میں لاتے ہیں۔ اگر احرار کے اس وقت تک کے ظلم و ستم اور جور و تشدد میں کسر رہ گئی ہے۔ تو وہ بخوشی اسے پورا کر لیں اگر شرافت اور انسانیت کا کوئی ذرہ ان میں باقی رہ گیا ہے۔ تو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اسے بھی نکال کر پھینک دیں۔ اور پھر دیکھ لیں نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ہمیں کہا گیا ہے۔ کہ "تم کب تک اور کہاں کہاں حکومت کو مدد کے لئے بلاؤ گے۔ اور احرار میں سے کس کس کو سزا دلاؤ گے۔" مطلب یہ کہ احرار چونکہ ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ کو اپنے مظالم کا نشانہ بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اور ان کی حکومت تمام دنیا کے چپہ چپہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے ممکن نہیں کہ کوئی اور حکومت ان کے مظالم سے احمدیوں کو بچا سکے۔ اور فتنہ پرداز احرار کو سزا دے سکے۔ جب صورت یہ ہے۔ تو پھر احرار کے حملہ سے جماعت احمدیہ کیونکر بچ سکتی ہے۔

لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ وہ احرار جو پنجاب میں ہی جہاں ان کا مرکز ہے ہر جگہ انتہائی ذلت و رسوائی اٹھا رہے ہیں۔ ہر شہر اور قصبہ میں ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ تمام روئے زمین پر ان کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اور انہیں احمدیوں پر لاانتہا ہی مظالم کرنے کی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے یہ کب کہا ہے۔ کہ وہ اپنی حفاظت کا انحصار کسی دنیوی حکومت پر سمجھتی ہے۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی کبھی یہ بات نہیں آئی۔ کہ مشکل اور مصیبت کے وقت اسے کوئی زمینی طاقت بچا سکتی ہے۔ اور نہ کبھی اس نے اپنی مدد کے لئے کسی سے التجا کی ہے۔ اس کا بھروسہ صرف ایک ہی ذات پاک پر ہے۔ اور وہ پورا پورا یقین رکھتی ہے۔ کہ ان اللہ لہ ملک السموات والارض وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر۔ یعنی آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے۔ اور اس کے سوا احمدیوں کا کوئی مددگار اور حامی نہیں۔

پس یہ ہے وہ حکومت جس پر جماعت احمدیہ کا بھروسہ ہے۔ اور یہی وہ حکومت ہے۔ جس نے باوجود جماعت احمدیہ کے بے کس و بے بس ہونے کے اس کے معاندین احرار کو اس طرح پکڑا۔ کہ جس کا انہیں گمان تک نہ تھا۔ اور ہر جگہ اس قدر ذلیل و رسوا کیا۔ کہ وہ اب منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے اب بھی اگر احرار عبرت حاصل نہ کریں گے۔ اور جماعت احمدیہ کو اپنے مظالم اور تشدد کا نشانہ بنائیں گے۔ تو یاد رکھیں جماعت احمدیہ کا تو کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ کیونکہ اس کے پیش نظر یہ ازلی صداقت ہے۔ کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولنا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہاں احرار اپنے لئے مکمل تباہی و بربادی کے سامان مہیا کر لیں گے۔ وہ یہ بھی کر کے دیکھ لیں۔ اور ہمارے متعلق اپنے دل میں خیال بھی نہ لائیں۔ کہ ہم پر انکی دھمکیاں کچھ اثر ڈال سکتی ہیں ہم تو انہیں پرِ پشہ جتنی وقعت بھی نہیں دیتے۔

چین میں تبلیغ احمدیت

مسلمانوں۔ بدھوں اور کنفیوشس ازم کے پیروؤں سے مذہبی گفتگو

ایک احمدی مبلغ کے قلم سے

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام جس طرح دُنیا کے مختلف کناروں میں پہونچ رہا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ اس گفتگو سے لگ سکتا ہے۔ جو چین میں ایک احمدی مبلغ نے بعض مسلمانوں۔ بدھوں اور کنفیوشس ازم کے پیروؤں سے کی۔ اور جسے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ایک چینی مسلمان سے گفتگو

سوال۔ کینٹن کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کیا ہے؟

جواب:۔ بچوں اور بچیوں کے ابتدائی مدارس ہیں۔ جہاں معمولی عربی اور دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے:۔

سوال:۔ بڑے مدارس اور یونیورسٹیوں میں لڑکوں کو کیوں موجودہ تعلیم نہیں دلاتے؟ قومی خدمت کے لئے تمہارا فرض ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم پاکر دوسری ملکی اقوام کے دوش بدوش خدمتِ وطن کرو۔ تمہیں مذہب کے اختلاف کی وجہ سے سیاسیاتِ ملکی میں حصہ لینے سے جب روکا نہیں جاتا۔ تو بحیثیت مسلمان تمہارا فرض ہے۔ کہ ملک کی خدمت میں پیش پیش رہو:۔

جواب:۔ یہاں کے مسلمان کمزور اور غریب ہیں:۔

سوال:۔ کیا صحابہ غریب اور کمزور نہیں تھے ایک چینی مُلا اور ایک اور گروہ بڑی توجہ سے باتیں سنتے رہے۔ میں نے مُلّا سے مخاطب ہو کر کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ اور علما کو اُمت میں اعلےٰ درجہ حاصل ہے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اسلامی خدمت کے لئے لوگوں کو تیار کریں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علماءُ اُمتی کانبیاءِ بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔ عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے ہم نے تو عیسائیت کو شکست دے دی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ وفات پا گئے ہیں۔

جواب:۔ آپ کسی دن آئیں۔ ہم اور مسلمانوں کو بھی بلائیں گے۔ اور آپ کی باتیں سنیں گے۔

ایک چینی عالم سے گفتگو

سوال:۔ کیا مسلمانوں کی حالت دینی لحاظ سے تسلی بخش ہے؟

جواب:۔ عالم اسلام میں بہت سستی اور پستی ہے:۔

سوال:۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے گوسالۂ سامری کو اس بنا پر معبود باطل قرار دیا۔ کہ وُہ کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا؟

جواب:۔ ہاں قرآن کریم میں ایسا ہی درج ہے:۔

سوال:۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستوں کو یہ کہکر ملزم کیا۔ کہ تمہارے بت تمہاری باتوں کا جواب نہیں دیتے؟

جواب:۔ ہاں یہ درست ہے:۔

سوال:۔ کیا یہ درست ہے۔ کہ مومن کو اسی جہاں میں بشارت ملتی ہے؟

جواب:۔ ہاں قرآن کریم کی آیت لھم البشریٰ کا یہی مطلب ہے:۔

سوال:۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ ربنا اللّٰہ کہنے والے اور اس پر قائم رہنے والے پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے؟

جواب:۔ بالکل صحیح:۔

سوال:۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کلام کرتا ہو؟

جواب:۔ نہیں:۔

سوال:۔ کیا آپ سارے چین میں سے کسی ایسے مسلمان زاہد عابد کا نام پیش کر سکتے ہیں جس پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہو؟

جواب:۔ نہیں:۔

سوال:۔ تو کیا تم میں ایک بھی ربنا اللّٰہ کہنے والا نہیں؟

جواب۔ اس لحاظ سے تو کوئی نہیں:۔

سوال:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے سچے پیروؤں کا دعوےٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن سے کلام کرتا ہے۔ آپ حضور کی کتب کا مطالعہ کریں؟

(اعجاز المسیح کی ایک جلد دی گئی) ایک سرسری نگاہ ڈال کر کہنے لگا "ھٰذا زمان المفاسد" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کی طرف اشارہ کیا۔ جس میں حضور نے زمانے کے فتنے بیان فرمائے ہیں:۔

پھر کہا:۔ "عبارۃٌ طیب"

ایک چینی مُسلمان نوجوان سے گفتگو

سوال:۔ کیا تم لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے منتظر ہو؟

جواب:۔ ہاں ہمارے مولوی یہی کہتے ہیں کہ وُہ آسمان سے اُتریں گے:۔

سوال:۔ اب تک وُہ آسمان پر کیا کر رہے ہیں۔ اور وہاں پہونچے کیسے؟

جواب:۔ قرآن میں یہی لکھا ہے۔ کہ خدا نے ان کی جان بچانے کی خاطر انہیں آسمان پر اُٹھا لیا ہے۔

سوال۔ قرآن میں تو کہیں نہیں لکھا۔ یہ تو بتاؤ وہاں اُن کی گزراوقات کیسے ہوتی ہو گی۔ کیا ان کے ساتھ اور انسان بھی وہاں موجود ہیں؟

جواب:۔ نہیں:۔

سوال:۔ تو کیا وُہ اکیلے ہیں۔ **جواب:۔** ہاں:۔

سوال:۔ اگر تمہیں دو دن کے لئے ایک جگہ پر چھوڑ دیا جائے۔ اور کسی انسان سے نہ مل سکو۔ نہ کسی کو دیکھ سکو۔ اور نہ کسی کی آواز سُن سکو۔ تو تمہاری کیا حالت ہو گی؟

جواب۔ میں تو پاگل ہو جاؤں:۔

سوال:۔ تو جو شخص دو ہزار سال سے اس حالت میں ہے۔ اس کی حالت تو نہایت قابل رحم ہونی چاہیئے۔ اس بچانے کا کیا فائدہ۔ کیا تم ایسے بچائے جانے کو پسند کرتے ہو؟

جواب:۔ ہرگز نہیں:۔

سوال۔ تو کیا پھر یہ بات معقول ہو سکتی ہے خاص طور پر اس صورت میں جبکہ قرآن میں اللہ تعالےٰ نے ابن آدم کے لئے یہ قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس زمین میں وُہ زندگی بسر کرے گا۔ اور یہیں مرے گا:۔

جواب:۔ پھر تو حضرت مسیح کا آسمان پر جانے کا خیال بیہودہ معلوم ہوتا ہے:۔

ایک بدھ ازم کے عالم سے گفتگو

سوال:۔ اسلام کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے

جواب:۔ میں نے اسلام کا زیادہ مطالعہ نہیں کیا۔ تھوڑا بہت مطالعہ ضرور کیا ہے ایک بار قرآن کریم بھی سرسری نگاہ سے پڑھا ہے:۔

اس پر کچھ اجمالی رنگ میں گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد کہنے لگا "اسلام بہادر اقوام کا مذہب ہے"

سوال:۔ آپ بُدھ مت کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں؟

جواب:۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس مذہب میں انسان پر اُمید کا دروازہ بند ہے:۔

سوال:۔ آپ کا میلان مذہبی کیا ہے؟

جواب:۔ میں عیسائی خیالات کا ہوں:۔

سوال:۔ آپ نے عیسائیت میں کیا دیکھا؟

جواب:۔ ایک خدا کے وجود کا عقیدہ، ہاں میں نے اُمید دیکھی۔ کہ آخر ایک گناہوں کو معاف کرنے اور رحم کرنے والا آقا موجود ہے۔ اس سے مجھے بڑی تقویت ہوئی:۔

میں نے کہا۔ اسلام نے ایک کامل صفات والا زندہ خدا پیش کیا ہے۔ جسے دُنیا کے گناہوں کو بخشنے کے لئے ایک بیٹے کو ذبح کرنے کی ضرورت پیش نہیں آسکتی۔ اور ہم تو ایسے خدا کے قائل ہیں۔ جو انسانوں کو اپنے کلام کا شرف بخشے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خدام کا یہ دعوےٰ ہے:۔

بُدھ۔ ہاں میں مانتا ہوں۔ اسلام میں خدا کی صفات بہت کامل اور عیسائیت کے پیش کردہ خدا سے بہت بالا و برتر ہیں۔ اور واقعۂ صلیب ہو۔ یا معجزانہ پیدائش کا عقیدہ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن سے کوئی اخلاقی فائدہ نہیں پہنچتا:۔

میں نے کہا۔ ہم واقعۂ صلیب کو بھی جس رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اختلاف رکھتے ہیں۔ ہم یہ نہیں مانتے۔ کہ صلیب پر حضرت مسیح علیہ السلام نے جان دے دی۔ نہ یہ مانتے ہیں۔ کہ وُہ زندہ آسمان پر چلے گئے۔ ہمارے نزدیک وُہ تکلیف کے بعد جانبر ہو گئے۔ اور وطن سے ہجرت کر کے ہندوستان کی راہ لی:۔

بُدھ:۔ آپ کی یہ تھیوری بالکل نئی اور بہت ہلچل پیدا کرنے والی ہے آپکے پاس اسکے کچھ دلائل ہیں؟

جواب:۔ ہاں دلائل ہیں۔ اول تو یہ کہ صلیب پر اس زمانے میں گلے میں رسّہ نہیں ڈالا جاتا تھا۔ فقط ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں گاڑ دی جاتی تھیں۔ اس سے فوری طور پر موت واقع نہیں ہو سکتی:۔

سوال:۔ کیا ہڈیاں نہیں توڑی گئیں؟

جواب:۔ ہرگز نہیں۔ (انجیل کے حوالے پیش کئے۔) اس کے علاوہ انہیں زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور ایک فراخ قبر میں ڈال دیا گیا۔ صلیب سے اتارنے سے پیشتر ان کے پہلو میں برچھی سے معمولی خراش کی گئی۔ جس پر خون بہ نکلا۔ یہ ایک اور ان کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔ اور دو تین دن کے بعد قبر میں لاش کا نہ ہونا اس بات کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر چلے گئے۔

اس پر ایک اور شخص نے جو کنفیوشن ازم کا فدائی تھا۔ کہا:۔

"بالکل درست۔ اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ آسمان پر چلے گئے"۔

فاضل بدھ ازم:۔ بات تو بڑی معقول نظر آتی ہے۔ لیکن ہندوستان آنے کے متعلق مزید ثبوت کی ضرورت ہے (اسے فرصت پر ملتوی کیا گیا)

کنفیوشسٹ نے سوال کیا:۔ عیسائیت انسانی فطرت کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

فاضل بدھ مت:۔ عیسائیت کے نزدیک انسانی فطرت گنہگار ہے۔ **سوال:** اسلام کے نزدیک انسانی فطرت کیسی ہے؟

جواب:۔ انسانی فطرت اسلام کے نزدیک بالکل پاک ہے۔ اور فطرت انسانی کو ناپاک کہنا بھی گناہ ہے۔ البتہ اسلام اس بات کا قائل ہے۔ کہ انسان کمزور ہے۔ اور گناہ کی طرف اس کا میلان ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے ہر زمانہ میں زندہ کلام اور مزکی انسانوں کا وجود ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ ہم اس بات کے قائل ہیں۔ کہ جیسے خدا کا سورج ہر زمین پر چمکتا۔ ویسے ہی اس کی طرف سے ہادی اور ہدایت ہر قوم کی طرف آئے پہلے زمانے میں جبکہ اقوام الگ الگ تھیں اور ایک دوسرے سے اختلاط کے وسائل نہیں تھے۔ جُداگانہ وحی اور انبیاء ہر ملک میں مبعوث ہوئے۔ لیکن موجودہ تہذیب کے دور میں جبکہ انسانی میل ملاپ کے وسائل پیدا ہونے شروع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام انبیاء کا مظہر اور قرآن کریم کو تمام ادیان کا جامع بناکر انسانی ہدایت اور دینی یکجہتی کے لئے بھیجا۔ اور اس زمانہ میں جبکہ ذرائع کمال پر پہونچ گئے۔ حضورؐ کے ایک کامل مظہر حضرت مسیح موعودؑ اور موعود کل ادیان کو مبعوث فرمایا۔ اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

ماہر بدھ مت:۔ اسلام کی تعلیم بہت کامل ہے:۔

کنفیوشس کا پیرو:۔ یہ نہایت منطقیانہ اور معقول بات معلوم ہوتی ہے۔ اور کنفیوشس کی تعلیم کے عین مطابق ہے:۔

بُدھ مت کے ایک عالم سے گفتگو

اسلام کا میں نے بہت مطالعہ کیا ہے۔ آپ کے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا ہے۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ جب میری امت کے بہتّر فرقے ہو جائیں گے۔ اور ان میں سے ایک فرقہ سچا ہوگا۔

جواب:۔ اب وہ وقت آگیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت حقیقی اسلام کو زندہ کرنے کے لئے قائم کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مجدّد اور مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا:۔

ہاں میں نے آپ کی جماعت کے متعلق بھی سُنا ہے۔ اور ایک کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام کے متعلق بھی سُنا۔ اور مجھے مدت سے شوق رہا۔ کہ کہیں سے ملے۔ تو میں اس کا مطالعہ کروں۔ آج میرا یہ شوق بھی پورا ہونے کی تقریب پیدا ہوگئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کا فرقہ سچا گروہ ہے:۔

کینٹن کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر سے گفتگو

ہندوستان اور چین دو ہمسایہ ملک ہیں لیکن افسوس کہ ان ممالک نے باوجود پہلو بہ پہلو ہونے کے ایک دوسرے سے بہت بڑا بُعد اختیار کر رکھا ہے۔

پروفیسر۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن ہندوستان سے ہمارے بہت قریب کے تعلقات بھی رہے ہیں۔ ہندوستان نے ہمیں بدھ مت دیا:۔

جواب۔ اب انشاء اللہ پھر ہندوستان آپ کو اسلام اپنے اصلی رنگ میں دے گا۔ یہ تو پُرانی رسم ہے۔ چین نے ہمیں سلک دی چینی دی۔ ہم نے اسے مذہب دیا۔ سابقہ مذہب چونکہ اب بوسیدہ ہو گیا ہے۔ اور اس نے چین کو بھی بوسیدہ کر دیا ہے۔ اس لئے ہم اسے نئی زندگی دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو جو انسانی فطرت کے عین مطابق مذہب ہے۔ حقیقی رنگ میں پیش کیا ہے۔ اسلام نے عیسائیت کی طرح بے موقعہ عفو کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ عفو اور سزا کو محل اور موقعہ کے لحاظ سے جائز قرار دیا ہے۔ اس وقت چین کی مثال موجود ہے۔ عیسائیت کی تعلیم پر عمل کرنے سے چین اپنی ہستی کھو بیٹھے گا۔ لیکن اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے چین اپنے وجود کو برقرار رکھ سکتا ہے:۔

پروفیسر۔ تو آپ مدافعت کے قائل ہیں۔ یہ نظریہ یورپ کے بعض "صلح جو" لوگوں نے بھی پیش کیا ہے۔ اور اب میں آپ سے سُن رہا ہوں۔ ہاں یہ حقیقت ہے۔ کہ بدھ مت نے ہمیں نقصان پہونچایا۔ اور ہمیں اب اس پر قائم نہیں رہنا چاہیئے۔ زمانہ کے لحاظ سے اس میں تغیر ضروری ہے:۔

جواب:۔ آپ کا ملک اقتصادی الجھن میں بھی گرفتار ہے۔ اسلام روحانی رہنمائی کے علاوہ اقتصادی اور سوشل [illegible] میں بھی کامل رہنمائی کرتا ہے۔ انسانی مساوات اور جمہوریت کی رُوح جو اسلام نے پیدا کی۔ اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ بادشاہ اور گدا ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ گرجوں میں تو کالے اور گورے۔ غریب اور امیر کی تمیز ہے۔ ہندوستان میں اسلامی مساوات نے ہی غیر مسلم اقوام کو اسلام کا گرویدہ بنایا ہے:۔

بالآخر پروفیسر نے کہا۔ میں مذہبی آدمی نہیں ہوں۔ لیکن میں نے "احمدیت" پڑھی ہے۔ مذہب کی حیثیت سے دیکھا جائے تو بالکل معقول ہے۔ مجھے زیادہ تر اسلام کے اقتصادی اور سوشل اصول سے دلچسپی ہے۔ اور میرے لئے یہ بہت عجیب ہیں۔ میں آپ کی گفتگو سے بہت لطف اندوز ہوا ہوں۔ یہ نئی باتیں ہیں:۔

لاہور کی مجلس احرار دین فروش اور خود غرض جماعت ہے

زعماء مجلس احرار جو جماعت احمدیہ کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ذیل کے آئینہ میں ذرا اپنی شکل دیکھیں جو لکھنؤ کے معززین نے ان کے لئے حال میں تیار کر کے پبلک میں پیش کیا ہے۔ مندرجہ بالا عنوان کے اشتہار میں لکھا ہے

یہ حقیقت مخفی نہیں۔ کہ لاہور کی رسوائے عالم جماعت احرار کا فرزندانِ توحید اور شیدایانِ محمد رسول اللہ نے سوشل بائیکاٹ کر دیا ہے۔ (۱) یہی وہ جماعت ہے جس نے مسجد شہید گنج کو سکھوں کے ہاتھوں سے منہدم کرایا۔ اور مسجد کی عزت و حرمت پر جام شہادت نوش کرنے والوں کو حرام موت اور کتے کی موت مرنے والے کہا (۲) یہی وہ جماعت ہے جس نے غذشتہ توم حضرت مولانا ظفر علیخان اور سید الاحرار مولانا سید حبیب کی گرفتاری پر (جو مسجد ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ہوئی تھی) خوشی کے چراغ جلائے اور مسلمانوں کو مسجد کے لئے جدوجہد کرنے سے پوری قوت سے روکنا چاہا۔ (۳) یہی وہ جماعت ہے جس نے لاہور کے مشہور صوفی مشرب بزرگ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کی شان میں ناروا اور غیر مہذب الفاظ استعمال کر کے ان کے ایک لاکھ سے زائد مریدین و معتقدین کے دلوں کو مجروح کیا۔ (۴) یہی وہ جماعت ہے۔ کہ جس نے حضرت مولانا ظفر علیخان صاحب اور ان کے صاحبزادے مولانا اختر علی خان صاحب کو محض اس لئے قادیانی مشہور کیا۔ کہ اُن کے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اللہ کے پاک گھر کی۔ بے حرمتی کا درد اٹھا۔ اور ان کی آنکھیں بیت اللہ کے انہدام پر اشک فشاں تھیں (۵) یہی وہ جماعت ہے۔ جس نے مسلمانوں کی جیبوں پر قرآن وحدیث اور محبت رسول کا فرضی اور مصنوعی جامہ پہنکر ڈاکہ ڈالا۔ اور لاکھوں روپیہ وصول کر کے ذاتی تصرف میں لائی۔ شملہ وغیرہ کی سیر کی کوٹھیاں بنوائیں:۔

مسلمانو! یہی وہ کارنامے ہیں۔ جس کی وجہ سے اب مجلس احرار کے لیڈر لاہور میں نفرت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور کوئی جلسہ وغیرہ نہیں کر سکتے۔ لاہور کے علاوہ بھی پڑھے لکھے مسلمانوں میں ان سے عام بیزاری پیدا ہو گئی ہے۔ ان احراریوں کا مقصد صرف مسلمانوں کو لڑانا اور روپیہ وصول کر کے شکم پُری کرنا ہے:۔ لکھنؤ میں اگر ہے بھی تو کوئی باقاعدہ جماعت احرار نہیں ہے۔ صرف چند نفر ہیں۔ اور انہیں کا نام مجلس احرار رکھدیا گیا ہے۔ ان لوگوں نے اپنا امیدوار محض اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ اس سے روپیہ وصول کریں۔ جماعت احرار نے اپنا مستقل نصب العین یہ بنالیا ہے۔ کہ جو اس کے معائب اور لغزشوں کو منظر عام پر لائے۔ اس کو قادیانی یا قادیانی نواز مشہور کر کے اپنے گناہ پر پردہ ڈالے۔ مسلمانوں کو ایسی فرضی جماعت سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ہم نے کردی آخر تمکو خبردار اے [illegible]

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

جاپان اور چین کی کشمکش

چین کی نئی مالی پالیسی

کوبے ۱۳ نومبر۔ چین نے اپنے سکہ کی قیمت کو مضبوط کرنے کے لئے نئی پالیسی کا آغاز کیا ہے۔ ۳ نومبر کو نینکنگ گورنمنٹ نے بعض احکام جاری کئے۔ جن کی رو سے بشرطیکہ ان احکام پر پورا پورا عمل کرایا جائے تمام وہ چاندی جو اس وقت ملک میں ہے گورنمنٹ کے قبضہ میں آ جائے گی۔ ان احکام کی ایک شق یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کے پاس یا جن بنکوں کے پاس چاندی یا چاندی کے سکے موجود ہیں۔ وہ ان کو اس بنک میں رکھوا دیں۔ جو بنک کہ اسی غرض کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ اور اس چاندی کے عوض نوٹ لے لیں۔ جو چاندی اس طرح اکٹھی ہو گی۔ وہ گویا چین کا نوٹوں کے مقابلہ میں چاندی کا ذخیرہ ہوگا جس کے زور پر وہ نوٹ بازار میں چلیں گے۔

جاپان میں چین کی اس پالیسی کے خلاف بہت کچھ غصہ کا اظہار ہو رہا ہے۔ یہاں یہ باور کیا جا رہا ہے۔ کہ چین کے اس نئی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ چین کو کسی غیر ملک کی طرف سے کافی مقدار میں قرضہ مل گیا ہے۔ کیونکہ بغیر بیرونی قرضہ کے چین کے لئے اس قسم کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کا خیال کرنا بھی مشکل تھا۔ یہ بیرونی طاقت جس نے چین کو قرضہ دیا ہے۔ جاپان کے نزدیک برطانیہ ہے۔ اس طرح جونہی چین نے نئی پالیسی کا اعلان کیا۔ جاپان میں ایک شور ایسی افواہوں کا اٹھا۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ برطانیہ نے بغیر جاپان کی رائے لینے کے چین کو قرضہ دے دیا ہے۔ ان افواہوں کی لنڈن سے برابر تردید کی جا رہی ہے۔ اور برطانوی سفیر نے بھی جاپان میں ان کی تردید کی ہے۔ جب وہ ان افواہوں کی تردید کرنے کے لئے جاپانی وزارت خارجیہ میں گئے۔ تو گو انہوں نے اس امر کی واضح تردید کی۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے چین کو کوئی قرضہ دیا ہے۔ یا بغیر جاپان سے استصواب کئے کسی قسم کا قرضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو اس بات کا انہوں نے اعتراف کیا۔ کہ چین اپنے سکہ کو مضبوط کرنے کی جو کوشش کر رہا ہے۔ اس میں بعض برطانوی بنک اس کی مدد کر رہے ہیں۔ کیونکہ چینی سکہ کی قیمت مضبوط ہو جانے کی صورت میں نہ صرف بنکوں کا فائدہ ہے۔ بلکہ تمام ان قوموں کا فائدہ ہے۔ جن کا چین سے لین دین یا خرید و فروخت ہے۔

چین کے متعلق جاپان کے خیالات

جاپان میں اس پالیسی کو ایک چیلنج کے رنگ میں لیا جا رہا ہے۔ ایک تو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ پالیسی شمالی چین کی تحریک آزادی کو کمزور کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی ہے۔ کیونکہ اس کا ایک مقصد یہ ہے۔ کہ شمالی چین سے تمام چاندی نکال کر چین کے مرکزی حکومت کے تصرف میں لائی جائے۔ تاکہ شمالی چین میں اگر آزاد اور خود مختار حکومت قائم ہو۔ تو وہ مالی مشکلات میں پڑ کر کامیاب نہ ہو سکے۔ دوسرے اس کا مقصد یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک کو کمزور کیا جائے۔ جو شمالی چین کے باشندوں میں اس غرض سے پیدا ہو رہی ہے کہ اس کی مخصوص ضروریات کے پیش نظر وہاں کا الگ سکہ ہونا چاہیئے۔ جس کا جاپانی ین سے الحاق ہو۔

شمالی چین

شمالی چین میں جنرل سنگ بہت قوی اثر رکھنے والا چینی لیڈر ہے۔ جو اس علاقہ کی تحریک آزادی کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہے۔ اس نے حکم نافذ کیا ہے۔ کہ کوئی چاندی اس علاقہ سے باہر نہ جانے پائے۔ اس حکم کی بناء اس نے اس امر پر رکھی ہے۔ کہ شمالی چین اقتصادی بہبودی کے پیش نظر ایسا کرنا ضروری ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا گولی سے اڑا دیا جائیگا

یہاں یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ جنرل سنگ نے شمالی چین کی آزادی کا اعلان کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور یہ کہ اس ارادہ میں جنرل شانگ صدر ہوپی پراونشل گورنمنٹ بھی اس کے ساتھ ہے۔ اور جنرل ہان فوجو صدر شان ٹنگ پراونشل گورنمنٹ بھی۔

ادھر چین کی مرکزی حکومت کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اسی فکر میں ہے کہ تمام چینی لیڈروں کو متفق ہو کر جاپانی اثر کو دور کرنے کے لئے کوشش کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ بریں غرض جنرل چیانگ نے جنوب مغربی چین کے لیڈروں سے کچھ سمجھوتہ کیا ہے۔ چین کی نئی کرنسی پالیسی کے بھی جاپان میں یہی معنے لئے گئے ہیں۔ کہ چین اب ماضی کی نسبت زیادہ مضبوط رنگ میں جاپانی اثر کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔

چین میں تین طاقتوں کی زور آزمائی

اس طرح گویا روس کی کارروائیوں کو الگ چھوڑ کر چین میں اس وقت تین قسم کی طاقتیں زور آزمائی کر رہی ہیں۔ شمالی چین میں آزادی کی تحریک ہے۔ مرکزی حکومت جاپانی اثر کے خلاف زیادہ مضبوطی دکھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور برطانیہ کو یہ فکر ہے۔ کہ وہ اپنے مفاد کی ان خطرات اور خدشات کے پیش نظر کس طرح حفاظت کرے۔ جو اس کو چین میں درپیش ہیں۔ چین میں جاپان کی طاقت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور کچھ اس طرح سے بڑھتی جا رہی ہے۔ کہ تا حال کوئی چیز اس کو آگے بڑھنے سے نہیں روک سکی۔ برطانیہ کو ان حالات میں لازمی طور پر یہ فکر ہونا چاہیئے۔ کہ اگر یہی صورت چندے رہی۔ تو اس کے مفاد کا کیا حشر ہوگا۔

غرض جوں جوں دن گذر رہے ان تینوں طاقتوں میں شدت پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ یہ طاقتیں کس کس مقام پر جا کر ٹھہریں گی۔ یا بالآخر برہنہ ہو کر ایک دوسرے کے سامنے آ جائیں گی۔ البتہ کچھ بھی ہو۔ جب تک سر سموئیل ہور برطانیہ کی وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالے ہوئے ہیں۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ یہ ملک نہ تو اپنے مفاد کی حفاظت میں کمزوری عمل یا قوت فیصلہ کی کمزوری دکھائیگا اور نہ بلا وجہ کسی دوسری طاقت کو اشتعال دلانے والی کوئی حرکت کرے گا۔

شانگھائی میں ایک جاپانی ملاح کا قتل

۹ نومبر کی شام کو شانگھائی کے ایک کوچہ میں ایک جاپانی ملاح پر کسی نے عقب سے گولی چلائی۔ جس سے ملاح مہلک طور پر زخمی ہوا اور مر گیا۔ چین اور جاپان کے آپس کے تعلقات جو پہلے ہی بہت ڈانواں ڈول ہو رہے تھے۔ اس واقعہ سے اور بھی خراب ہو گئے ہیں۔ جاپان کا خیال ہے۔ کہ یہ قتل کسی بلیو شرٹ سازش کے نتیجہ میں ہوا ہے اس قتل کے بعد چینیوں کے ایک ہجوم نے ایک دوسرے موقعہ پر ایک جاپانی دوکان کو نقصان پہونچایا۔ جاپان ان واقعات کے خلاف سختی سے احتجاج کر رہا ہے۔ جاپانی سفیر مقیم چین کو جاپانی وزارت خارجہ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ خود اس واقعہ کے متعلق چینی حکومت سے گفت و شنید کرے۔ تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ مگر اس کے ساتھ ہی جاپان نے ہر قسم کے اختیارات اپنے لئے محفوظ رکھے ہیں۔ جب واقعہ ہذا کی تحقیقات کے بعد یہ معلوم ہوگا۔ کہ اس سازش میں کون کون لوگ شامل ہیں تو پھر اس واقعہ کے دوسرے پہلوؤں پر بھی روشنی پڑ جائے گی۔ اور جاپان فیصلہ کرے گا۔ کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے۔

جاپان میں فوج کی مصنوعی جنگ ختم ہو گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب ایک کانفرنس اس امر پر غور کرنے کے لئے منعقد کی جائے گی۔ کہ چینی نئی کرنسی پالیسی اور بعض دوسرے واقعات کے پیش نظر جاپان کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جاپان چین کی نئی پالیسی کی کبھی تائید نہیں کرے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مخلص صحابی چوہدری مہرالدین صاحب مرحوم کے

حالات زندگی

عاجز کے والد چوہدری مہرالدین صاحب مرحوم ۱۹۳۳ء بکرمی مطابق ۱۸۷۶ء میں اپنے گاؤں موضع بوبک دمتر ظفر وال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اوائل عمر سے ہی متقی اور پرہیزگار تھے۔ نماز تہجد باقاعدہ ادا کرتے۔ اور خدا اور رسول کی محبت میں سرگرداں رہتے۔ چلّہ کشی بھی کی۔ درود و وظائف کی خاص لگن تھی۔ آپ کی ایمانداری اور سچ بولنے پر لوگوں کو کامل یقین تھا۔ آغاز ہی سے لوگ آپ کو ولی اللہ سمجھتے۔ اور لوگوں کا جمگھٹا اکثر آپ کی صحبت میں رہتا۔ آپ کے ہم زلف چوہدری غلام حسین صاحب برادر سیالکوٹ نے احمدیت قبول کر کے ان کو خط لکھا۔ والد صاحب سیالکوٹ گئے۔ اور جب باتیں سُنیں۔ تو بغیر کسی چون وچرا کے اسی وقت اگست ۱۹۰۳ء میں مشرف بہ احمدیت ہو گئے۔

احمدیت کا نشہ مستانہ بنائے بغیر نہیں چھوڑتا۔ گاؤں میں واپس آتے ہی تبلیغ میں مشغول ہو گئے اس پر مخالفت کا ایک طوفان اٹھا۔ جو آپ کے پاؤں چومتے تھے۔ درپے آزار ہو گئے۔ اور جو آپ کی صحبت میں بیٹھنا فخر سمجھتے تھے۔ وہ آپ کے سایہ تک سے پرہیز کرنے لگے۔ گاؤں کی مسجد میں جہاں آپ نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے جانے سے روک دیئے گئے۔ امام مسجد نے لوگوں کو آپ کے خلاف بہت بھڑکایا۔ لیکن قدرت ایزدی نے چند ہی روز میں اسے ذلیل کر کے گاؤں سے نکال دیا۔ دوسرا امام جو آیا۔ اس نے بھی مخالفت میں حد ہی کر دی۔ مکمل بائیکاٹ کا فتویٰ دیدیا۔ ایک دن اس نے زدوکوب کرانے کا منصوبہ باندھا گاؤں کے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ اور والد صاحب مرحوم کو عشاء کے بعد بلا بھیجا۔ کہ آ کر مباحثہ کر لیں۔ والد صاحب خوشی خوشی چند کتب لے کر گئے۔ مگر وہاں رنگ ہی اور دیکھا۔ بھانپ تو گئے۔ لیکن خدا تعالے پر توکل کر کے بیٹھ گئے۔ گفتگو حیات وفات مسیح ناصری پر شروع ہوئی۔ امام صاحب جاہل مطلق تھے مباحثہ خاک کرتے۔ آپے سے باہر ہو کر ہاتھا پائی پر اُتر آئے۔ ایک کتاب بھی پھاڑ ڈالی۔ اور لوگوں کو حملہ کے لئے للکارا۔ لیکن خدا حافظ تھا۔ کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ والد صاحب مرحوم گھر واپس آتے ہی دعا میں مشغول ہو گئے۔ اور تمام رات خدا کے حضور عرض و نیاز میں گزار دی۔ اللہ تعالےٰ نے بروقت امداد کی۔ چند ہی روز کے بعد امام صاحب بدچلنی میں پکڑے گئے۔ اور پٹ کر روتے ہوئے نہایت ذلت سے گاؤں سے نکل گئے۔

اسی طرز کے کئی اور واقعات ہیں۔ قصہ کوتاہ آخر زندگی تک آپ کو مخالفوں نے ہر رنگ میں تکلیف پہنچائی۔ مالی وجانی نقصان کے علاوہ عزت و آبرو پر شدید حملے کئے۔ لیکن آپ نے قابل تقلید حوصلہ اور تقویت ایمان دکھائی۔ آپ میں عفو کا مادہ بھی کمال تھا۔ اشد ترین دشمنوں کو فوراً معاف کر دیتے۔ اور وقت پڑنے پر حتی الوسع امداد کرتے۔ گاؤں کے ایک شخص نے جس کو یتیمی کی حالت میں آپ نے بہت امداد دی تھی۔ آپ کی عزت پر حملہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ اور پولیس نے ملزم کا چالان کر دیا سارے گاؤں نے اس کی امداد کی۔ مگر جرم ثابت ہو گیا۔ مجسٹریٹ صاحب کئی سال قید کی سزا دینا چاہتے تھے۔ اس وقت ملزم معافی کا طلبگار ہوا۔ اور باوجود مجسٹریٹ صاحب کی ناراضگی کے آپ نے معاف کر دیا۔ اور ملزم کو برائے نام سزا ہوئی غالباً اس علاقہ میں آپ پہلے احمدی تھے وہ دن بھی عجیب پُرکیف و سرور تھے۔ دُور دُور سے احمدی دوست آپ کی ملاقات اور حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لاتے۔ قریباً ہر روز ایک دو آ جاتے سیالکوٹ ظفر وال والی سڑک پر آپ کا گاؤں ہے۔ آنے جانے والے احمدی احباب اور مبلغین سلسلہ کی خدمت کا موقع ملتا رہتا۔ آپ فخر یہ فرمایا کرتے۔ میرا گھر اللہ تعالےٰ نے احمدیوں کے لئے ڈاک بنگلہ بنایا ہے۔

تبلیغ کی خاص دھن تھی۔ جو ملتا۔ کچھ نہ کچھ سُنا دیتے۔ کتب سلسلہ خرید لاتے۔ اور تھوڑا سا اشتیاق ظاہر کرنے والے کو بھی دے دیتے۔ پھر واپس نہ لیتے اخبار کا مطالعہ باقاعدہ فرماتے۔ ہر وقت جیب میں رکھتے۔ اور لوگوں کو بھی سُناتے۔

ویرکا نارووال ریلوے لائن کے کھلنے سے قبل آپ اکثر قادیان پیدل جایا کرتے۔ سال میں دو تین دفعہ ضرور جاتے۔ قادیان ہجرت کر جانے کی تڑپ تھی۔ زمین بھی خریدی۔ کئی تجاویز سوچیں لیکن مالی مشکلات نے کامیاب نہ ہونے دیا۔

رات ایک دو بجے تہجد کے لئے اٹھنا آپ کا معمول تھا۔ بچوں کو چار پانچ بجے جگا دیتے۔ فرمایا کرتے۔ ابھی سے ان کو عادت پڑے گی۔ تو بڑے ہو کر عابد بنیں گے۔ آپ کا معمول تھا۔ دعا بلند آواز سے کرتے۔ اس قدر سوز و گداز سے دعا کرتے کہ سننے والے بھی کانپ جاتے۔ اولاد۔ دیگر عزیزوں دوستوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ اخبار میں شائع شدہ درخواست ہائے دُعا اور کل احمدیوں کے لئے دُعا کرتے۔ کسی دوست عزیز یا سلسلہ پر جب کوئی تکلیف سنتے۔ تو اسی وقت دُعا میں مشغول ہو جاتے۔ دعا سے آپ کا عشق تھا۔ دعا کرتے کرتے آپ تھکتے ہی نہ تھے۔

اولاد کی تعلیم و تربیت کا بڑا خیال رکھتے حتی المقدور ہر ایک کو خود تعلیم دیتے۔ لڑکیوں کو لکھنا پڑھنا اور قرآن کریم خود پڑھایا۔ ایک لڑکی کو تین پارہ تک قرآن کریم حفظ کرایا۔ لیکن وہ فوت ہو گئی۔ ہمیں فرمایا کرتے۔ تمہاری ڈاکٹریوں۔ نوکریوں اور تعلیم سے مجھے تسکین نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم خادم دین نہ بنو۔

برادرم چوہدری نذیر احمد مرحوم نے جب تحریک جدید میں کام کرنا شروع کیا تھا۔ آپ پھولے نہ سماتے وہ دو تین دفعہ چھٹی لے کر گھر آیا۔ تو بہت ناراض ہوئے۔ مرض الموت میں آپ بیمار تھے۔ نذیر احمد مرحوم دو روز کی رخصت پر کسی کام سے گھر آیا۔ اس نے بعد منت آپ کی تیمارداری کرنی چاہی۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ مجھے تمہاری خدمت کی ضرورت نہیں۔ جاؤ اور اپنے امام کے قدموں کی خاک بن جاؤ۔ چنانچہ آپ نے مرحوم کو قادیان واپس بھیج دیا۔ ۲۶ اگست آپ کو معمولی بخار ہوا۔ چار پانچ روز تک چلتے پھرتے رہے۔ پھر حالت بگڑ گئی۔ مکرمہ والدہ محترمہ نے بار بار کہا۔ کہ اپنے بیٹے ڈاکٹر بشیر احمد کو خبر کر دو۔ لیکن آپ انکار کرتے رہے۔ والدہ محترمہ انکار کی وجہ دریافت کرتیں۔ تو فرماتے۔ کہ ضرورت نہیں۔ غالباً آپ کو معلوم ہو چکا تھا۔ کہ اب سفر آخرت لازمی ہے لین دین اور دیگر معاملات میں مفصل ہدایات دے دیں۔ وصیت کے متعلق فرمایا۔ فلاں قطعہ زمین مجھے سب سے پیارا ہے۔ وصیت میں وہی دینا۔ ایک روپیہ ایک ہندو کا کئی سال ہوئے دینا تھا۔ جو آپ کو بھول چکا تھا۔ اور وہ ہندو بھی مر چکا تھا۔ قدرتاً مرض الموت میں یاد آ گیا۔ اور اس کی ادائیگی کی تاکید فرمائی۔ ۱۹ستمبر کو حالت نازک ہو گئی۔ ایک تار مجھے اور ایک تار چوہدری نذیر احمد مرحوم کو قادیان دیا گیا۔ اسی دن عصر کے وقت والد صاحب مرحوم نے غیر معمولی آواز سے نیم بے ہوشی کی حالت میں فرمایا "وہ گر گیا۔ گر گیا۔ او نیک بخت"۔ غالباً آپ کو برادرم نذیر احمد مرحوم کی شہادت کا واقعہ کشفی طور پر دکھایا گیا۔ یہ عین وہی وقت تھا۔ جب مرحوم کو سکھ ڈرائیور نے گھر آتے ہوئے راستہ میں قادیان کے قریب کچل دیا۔ اس کے بعد آپ بے ہوش ہو گئے۔ اور تین بجے صبح اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ عین اسی وقت برادرم چوہدری نذیر احمد مرحوم نے بھی اس دارفانی سے کوچ کیا۔ اور دونوں سعید رُوحیں سفر آخرت میں ہم سفر ہو گئیں۔

فنا ہر ایک نفس کو ہے۔ صدمات از قسم مذکورہ بالا عام ہوتے ہیں۔ اور زمانہ آہستہ آہستہ ان کا نقش بھی دلوں سے مٹا دیتا ہے۔ لیکن والد مرحوم کی آن تھک اور پُر از سوز و گداز دعاؤں سے محروم ہو جانا ہمارے لئے ایک ایسا صدمہ ہے۔ کہ دل بیٹھا جاتا ہے۔ اور یہ داغ سینہ سے نہیں مٹے گا۔ پیارے آقا و امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ بزرگان سلسلہ اور احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اور ہمارے لئے دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ اور وُہ خود ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(احقر ڈاکٹر بشیر احمد میڈیکل آفیسر موچھ ضلع میانوالی)

ضروری اعلان

جن جماعتوں کو صیغہ ہٰذا کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے پوسٹر اور دعوتی چٹھیاں بھجوائی جارہی ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر ان پوسٹروں کو اپنے اپنے شہروں یا قصبوں میں نہایت نمایاں و ضروری جگہوں پر لگوا دیں۔ اور دعوتی چٹھیوں کو معزز سنجیدہ مزاج طبقہ میں پہونچا دیں۔ اشتہارات رکھنے کے لئے نہیں ہوتے۔ بلکہ پوری توجہ و محنت سے چسپاں کر دینے چاہئیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کے زیر انتظام تمام ہندوستان میں سیرۃ النبیؐ کے شاندار جلسے

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں مخلصانہ تقریریں

انبالہ

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت میاں بشیر احمد صاحب بی۔اے ایل ایل بی پلیڈر منعقد کیا گیا۔ ماسٹر برکت اللہ صاحب اور مولوی سعد اللہ شاہ صاحب نے یتامیٰ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ اس کے بعد بابو عبد الغنی صاحب نے تقریر کی آخر میں صاحب صدر نے کی۔

خاکسار:۔ عبد الحلیم سکرٹری جماعت احمدیہ انبالہ شہر

نواں شہر

جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت چوہدری امر چند صاحب پلیڈر نواں شہر منعقد کیا گیا۔ چوہدری دلاور علی خان صاحب ذیلدار نے دلکش انداز میں نظم پڑھی۔ میاں عطاء اللہ صاحب جناب غلام احمد صاحب گدی نشین نواں شہر اور چوہدری غلام جیلانی خان صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر دلچسپ تقریریں کیں۔ محمد علی خان سکرٹری

برہمن بڑیہ

انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت بابو کیلاش چندر دیب رائے بی ایل منعقد ہوا ہندو اور مسلمان احباب کثرت سے شریک جلسہ ہوئے۔ اور بہت سے ہندو مسلمان مقررین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نظیر صبر و استقلال۔ اور یتیموں پر آپ کی بے حد شفقت اور رحم کے متعلق نہایت دلچسپ تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے اس قسم کے جلسوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا ایسے جلسے مختلف فرقوں کے درمیان صلح و آشتی کی بنیاد ڈالنے کا بہترین ذریعہ ہیں (نامہ نگار)

راولپنڈی

۲۴ نومبر۔ کمپنی باغ راولپنڈی میں زیر صدارت جناب ملک غلام رسول صاحب شوق جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ پنڈت دیوان چند صاحب آریہ سماجی ماسٹر دیوان چند صاحب برہمو سماج۔ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بخشی برجس سنگھ صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ مسٹر جگت رام صاحب بی اے آنرز نے یکے بعد دیگرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر دلچسپ تقریریں کیں۔ احمدی مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ شہر کے صدر بازار۔ رتہ امرال اور چھاؤنی وغیرہ سے بھی معزز خواتین تشریف لائیں۔ خاکسار: عنایت اللہ نائب مہتمم تبلیغ راولپنڈی۔

موسی بنی مائینز

جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مسٹر بی بیہوڑا اسسٹنٹ الیکٹرک انجنیر منعقد ہوا۔ جس میں مقامی سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو کیدار ناتھ سنگھ نے ہندی زبان میں۔ بابو را ئیس بیہاری نے بنگالی میں۔ بابو گودا برتش جگ دیپ بیہ یا دھر کار اور بابو جگو داس صاحب نے اڑیہ زبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کئے۔ خاکسار: فیاض الدین موسی بنی مائینز ضلع سنگھ بھوم

کالی کٹ

۲۴ نومبر۔ کالی کٹ میں جلسہ سیرت النبیؐ دکٹوریہ ٹاؤن ہال میں منعقد کیا گیا۔ مسٹری مان ای ملھادن نیر بی اے ایل ایل بی جلسہ کے صدر مقرر ہوئے۔ جناب علی کویا اور مولوی عبد اللہ صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر نہایت دلچسپ تقریر کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی اس تحریک کی تعریف کرتے ہوئے ایسے جلسوں کی اہمیت بیان کی۔

خاکسار: کے۔ پی محمد احمدی کالی کٹ

آرہ

۲۴ نومبر۔ بابو بسنت پرشاد صاحب سنہا بی۔ اے ایل ایل بی کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم آرہ ٹاؤن سکول میں منعقد کیا گیا۔ جس میں سید محبوب عالم صاحب منشی ظہیر دین صاحب سید لطافت حسین صاحب بنگالی۔ چوہدری محفوظ عالم صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے یکے بعد دیگرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر دلچسپ تقریریں کیں۔ خاکسار: محبوب عالم

سونگڑہ (ضلع کٹک)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ لوکل ڈسپنسری کیا ڈنڈ میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر کیلاش چندر بھنج صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں غیر احمدی علماء مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولوی فضل الرحمن صاحب اور مولوی عبد القدوس صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ غیر مسلم احباب بھی کثرت سے شریک جلسہ ہوئے۔ خان صاحب سید ضیاء الحق صاحب بی اے بی ٹی امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ اور مولوی غلام رسول صاحب نے اڑیہ زبان میں اور مولوی عبد الحکیم صاحب نے اردو زبان میں تقریریں کیں۔ ان کے بعد جناب گنگا دھر نائک اور بابو جگوان لول صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں نہایت دلچسپ تقریریں کیں۔ آخر میں خان صاحب سید ضیاء الحق صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی نے تمام غیر احمدی اور غیر مسلم احباب اور صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔

خاکسار: سید مبشر الدین احمد سونگڑہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے مندرجہ بالا مقامات کے علاوہ میانوالی خانانوالی۔ کوٹ باجوہ (ضلع سیالکوٹ) ڈھہ رانجھا۔ کمال ڈیرہ۔ عارف والہ۔ پٹھانکوٹ۔ سیالکوٹ۔ علینو والی۔ سکا کھ گڑھ۔ مریدکے۔ چنگا بنگیال۔ چنبہ۔ چک ۲۶ جنوبی تحصیل سرگودہا۔ جالندھر چھاؤنی۔ سہارنپور سیومن (سندھ) پچنند تحصیل تالہ گنگ) مین پوری سیدوالہ۔ گاہلڑیاں۔ چھاوڑیاں۔ جاگووال بریلی۔ سنور۔ حویلی۔ سارچور۔ یاڑی پورہ۔ جموں فتح پور (گجرات) فیض اللہ چک۔ بگوئی۔ شمس آباد۔ (ضلع لاہور) کوہاٹ۔ منٹگمری۔ پٹیالہ صالح نگر۔ سرائے نورنگ۔ کیرنگ۔ چک ۹۹ شمالی (ضلع شاہ پور) دھوری۔ شاہجہانپور اسنور (کشمیر) میں بھی منعقد کئے گئے لیکن عدم گنجائش کے باعث ان کی مفصل رپورٹیں شائع نہیں کی جاسکتیں۔

چوکیدار کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے ایک چوکیدار کی ضرورت ہے۔ جو رات کو پہرہ دے۔ ملٹری پنشنر کو ترجیح دی جاوے گی امیدوار کی عمر چالیس پچاس سال سے زائد نہ ہو۔ امیدواران کو اپنی درخواستیں عہدہ داران جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا میں بھجوانی چاہئیں ناظر امور عامہ۔

وصیتیں

نمبر ۳۸۶۹۔ منکہ محمد نذیر ولد رحمت اللہ قوم قریشی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱/۳۳ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمدنی -/۵۵ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا آٹھواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد نذیر مولوی فاضل کارکن دعوت و تبلیغ قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ مولوی فاضل کارکن دعوت و تبلیغ۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد نور الدین قریشی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۳۲۷۱:۔ منکہ شیر محمد ولد دتے خان قوم راجپوت تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۷/۳ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد ایک مکان واقعہ محلہ دار العلوم قادیان جو بعوض مبلغ یکصد روپیہ میاں فضل دین صاحب دھرم کوٹی کے پاس رہن باقبضہ ہے کا ۱/۳ حصہ مبلغ -/۱۰۷ روپیہ ہے اور میری ماہوار آمد ہے میں اپنی ماہوار آمد کا تا زیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات متروکہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا شیر محمد۔ گواہ شد:۔ دین محمد۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد قادیان گواہ شد:۔ سید غلام غوث پنشنر مہاجر قادیان

نمبر ۴۴۳۰:۔ منکہ عطاء الرحمن ولد میاں کرم دین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ تحصیل و ضلع شاہ پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۳۵ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں بجز ایک مکان جدی واقعہ شہر بھیرہ کے جو اس وقت مبلغ -/۸۵۰ روپیہ میں ایک شخص کے پاس رہن ہے علاوہ ازیں اس وقت میرے ذمہ -/۷۰۰ روپیہ قرضہ واجب الادا ہے۔ گویا حقیقتاً اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ ہاں اگر کسی وقت اس مکان اور قرضہ سے خالص میری کوئی جائداد پیدا ہو گئی یا میں نے از خود کوئی اور جائیداد پیدا کر لی تو میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ ایسی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ دراصل ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۶۸ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ عطاء الرحمن ایم ایس سی بی ٹی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چکوال ضلع جہلم ۱۴/۶/۳۵ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چکوال۔ گواہ شد:۔ فخر الاسلام سکرٹری انجمن احمدیہ چکوال۔

نمبر ۴۴۳۴:۔ منکہ محمد عبد اللہ اعجاز ولد میاں احمد دین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں

۲۔ میری ماہوار آمدنی اس وقت -/۴۵ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں اور اپنی آمد مذکورہ کا دسواں حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا

۳۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

۴۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

العبد:۔ محمد عبد اللہ اعجاز مولوی فاضل اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری قادیان ۱۴/۱۱/۳۵ گواہ شد:۔ عبد المالک خان مولوی فاضل سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ گیانی واحد حسین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

نمبر ۴۴۳۸:۔ منکہ حافظ محمد امین ولد میاں علم دین قوم اعوان پیشہ زمیندار عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۸۹۷ء ساکن نکودر تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ نومبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ماہوار آمدنی میرا وظیفہ ہے مبلغ پانچ روپے ماہوار جو مجھے انجمن سے ملتا ہے اس کا دسواں حصہ میں ماہ بماہ انجمن میں جمع کرتا رہوں گا اور میری زمین سڑک مقبرہ بہشتی کے قریب ایک دو کنال اور دوسری ۱۵ × ۴۵ فٹ ہے میں اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر اسکے علاوہ کوئی

العبد:۔ حافظ محمد امین بقلم خود ۹ نومبر ۱۹۳۵ء گواہ شد:۔ شیر علی عفی عنہ از قادیان ۹/۱۱/۳۵ گواہ شد:۔ محمد صادق عفی عنہ ۹/۱۱/۳۵

نمبر ۴۴۴۳:۔ منکہ عبد القادر ولد لالہ وزیر چند صاحب قوم احمدی پیشہ تبلیغ عمر قریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت ۲۷ جنوری ۱۹۲۵ء سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۴/۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں تنخواہ مبلغ -/۴۵ ماہوار ہے اور اس کے علاوہ کوئی [illegible] حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت میں پندرہ فی صدی حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی وبیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کروں گا۔ اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

العبد:۔ عبد القادر عفی عنہ مبلغ جماعت احمدیہ گواہ شد:۔ محمد صدیق عفی اللہ عنہ بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی۔ گواہ شد:۔ محمد نواز خان ککڑی سکرٹری تبلیغ کراچی۔

نمبر ۴۴۳۷:۔ منکہ محمد عبد السبحان خلف مولوی عصمت اللہ صاحب وکیل سب انسپکٹر پولیس گائبندہ ضلع رنگ پور بنگال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۹/۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ تنخواہ ایک سو بیس روپے دبعد منہائی پراویڈنٹ فنڈ اور انکم ٹیکس و ڈیڈکشن) ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اپنی ساری آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھیجتا رہوں گا۔ میری موجودہ مملوکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ایک مکان موضع کستوری ڈیگا تھانہ سعد اللہ پور ڈاک خانہ کمار پور ضلع رنگپورہ میں ہے قیمتی قریباً -/۳۰۰ روپے ہے۔

(۲) ایک مکان شہر گائبندہ بندیا د تھانہ ضلع رنگپور میں قریباً۔ اسی روپے مالیت کا ہے

(۳) یہ ملکیتیں جو کہ دیہات ڈیگا نور پور۔ مالی پیر۔ ملک پیر وغیرہ تھانہ سعد اللہ پور ضلع رنگپورہ میں قیمتی -/۴۰۰ روپیہ (قریباً ۱۵۰ بیگھہ ہمارے وطن ... میرے حصہ میں ہے۔ ملکیتیں قابل ادائیگی معاملہ ۵۰ بیگھہ دیہات تاکی۔ گھوڑ بندہ وغیرہ میں جن کی قیمت قریباً -/۵۰۰ میرے حصے میں ہے۔ مذکورہ بالا تمام ملکیتوں اور علاوہ ازیں دوسری تمام ملکیتوں کا ۱/۱۰ حصہ جنہیں وفات پر چھوڑوں۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں تمام جائداد کی قیمت ادا کر دوں۔ تو جائداد پر کسی قسم کا حق نہ رہے گا۔ یا اگر میں اس کی قیمت کا کچھ حصہ ادا کر دوں۔ تو اس کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی

العبد:۔ محمد عبد السبحان

گواہ شد:۔ مظفر الدین چودھری بنگالی قادیان

گواہ شد:۔ ظل الرحمن مبلغ صوبہ بنگال بٹواکھالی۔ بنگال۔

رعایتی قیمت پر الفضل

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں نواب خان بہادر چودھری محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ کے عطیہ کا ذکر کرتے ہوئے صرف چار روپے دیگر اخبار جاری کرانے کے متعلق جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے حوالہ سے بعض ایسے احباب خطوط لکھ رہے ہیں۔ جن کے نام پہلے اخبار جاری ہے۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رعایتی قیمت پر صرف ان اصحاب کے نام اخبار جاری کیا جائیگا۔ جو استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت تک اخبار جاری نہیں کرا سکے۔ اور کسی ایسے صاحب کو یہ رعایت نہیں دی جائیگی۔ جنکے نام پہلے اخبار جاری ہے۔ پس مستحقین درخواست بھیجیں یا پھر ان احباب کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں۔ مگر تحقیق حق میں کوشاں ہیں ؛

۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء تک کے لئے
خاص رعایت
بہترین مقوی گولیاں
"کنگ آف ٹانکس"
مستورات کی بیماریوں کے لئے
"فیض عام شربت فولاد"
بڑھاپا۔ کمزوری اعصابی و دماغی کمزوری۔ طاقت مردانہ۔ کمی خون۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کے لئے کنگ آف ٹانکس پُر مسیحائی اثر رکھتی ہیں۔ ایک بار تجربہ فرمایئے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ۶ روپے رعایتی چار روپے۔ علاوہ محصولڈاک ؎
مکرم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف فرماتے ہیں:۔
"میں نے کنگ آف ٹانکس گولیاں استعمال کی ہیں۔ مجھے انیمیا (کمی خون) کی وجہ سے دماغی شکایت بھی رہتی تھی۔ اس دوا کے استعمال سے دماغی شکایت رفع ہو کر حافظہ کو بھی تقویت پہونچی۔ اور خون کی کمی کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوئیں۔ میں یہ سطور شیخ احسان علی صاحب کو ان کے بغیر کسی مطالبہ کے دیتا ہوں۔ تاکہ اس کی اشاعت سے اور دوست بھی فائدہ اٹھا سکیں"
جناب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی
تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ میں نے کنگ آف ٹانکس کے اجزا کو دیکھا ہے۔ جو کہ قیمتی اور بہترین رویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس قوت اور اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے ؎
بہترین مقوی اور مصفی خون شربت ہے جس کے استعمال سے چہرہ پُر رونق اور جسم میں تر و تازگی آجاتی ہے۔ کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ وزن بڑھنے لگتا ہے۔ چہرے کے داغ۔ رنگت کا پھیکا پڑ جانا حیض کی کمی یا بیشی۔ پیڑو کی درد۔ مرض اٹھرا کے تمام اقسام۔ اسقاط رحم کی کمزوری حمل کا گر جانا۔ اولاد کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ دودھ کا کم یا ناقص ہونا۔ مرض ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے دورے وغیرہ کے عوارض دور کرنے کیلئے یہ شربت حیرت انگیز فائدہ بخش ثابت ہو چکا ہے ؎
قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے۔ رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے علاوہ محصولڈاک
مکرمی محمد اسماعیل صاحب صدیقی پروپرائٹر دہلی ہاؤس قادیان
فرماتے ہیں:۔ "میں نے آپ سے پہلے بھی تین عدد بوتلیں شربت فولاد کی لیکر گھر میں استعمال کرائی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے بہت مفید معلوم ہوئی ہیں جس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک بوتل اور لئے جاتا ہوں"
مکرم جناب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے شیخ احسان علی صاحب کے تیار کردہ شربت فولاد کی چار عدد بوتلیں اپنے گھر میں استعمال کرائی ہیں۔ میں یہ لکھکر خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ مفید ثابت ہوئی ہیں ؎
مینیجر صاحب صیغہ اشتہارات الفضل مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شیخ احسان علی صاحب کی فرم فیض عام میڈیکل ہال قادیان کی دوائیوں وغیرہ کے اشتہار الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ فرم کئی سال سے احباب کی خدمت کر رہی ہے۔ اس کی مشتہرہ ادویات خالص اجزا سے مرکب اور قابل اعتماد ہوتی ہیں۔ دوست حسب ضرورت ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؎
المشتھر شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۱ر دسمبر۔ آج دارالامراء میں انڈیا ایکٹ کی ضمنی دفعات پر غور کرنے کے لئے ایک سیلیکٹ کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

پیکن ۱۱ر دسمبر۔ چین کے پانچ ہزار طلباء نے جاپان کے شمالی چین میں جارحانہ اقدام کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی ہے۔

سری نگر ۱۱ر دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی میں حصہ لینے کے لئے ریاست کشمیر میں آرڈیننس جاری کیا جائے گا۔

لاہور ۱۱ر دسمبر۔ اضلاع لاہور اور امرت سر کے متعدد مقامات سے پولیس نے ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے قبضہ سے بم۔ ریوالور پستول اور دوسرے مہلک اسلحہ برآمد ہوئے۔

روما۔ ۱۱ر دسمبر۔ فرانس اور برطانیہ کی تجاویز مصالحت کے متعلق روم کے حلقوں کا خیال ہے۔ کہ مسولینی انہیں منظور کر لیگا؛

لاہور ۱۱ر دسمبر۔ اخبار "شوکت" کے ایڈیٹر کو ڈپٹی کمشنر لاہور کے خلاف ایک خبر شائع کرنے کی بناء پر گرفتار کر لیا گیا ہے؛

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر۔ صوبائی مجالس قانون ساز کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کی حکمت عملی اور لائحہ عمل کے مرتب کرنے کے لئے ۱۲ر دسمبر کو کانفرنس بورڈ کا اجلاس منعقد ہوگا۔

لنڈن ۱۱ر دسمبر۔ دارالعوام میں شرائط صلح پر بحث و تمحیص کے دوران میں لیبر پارٹی نے تجاویز مصالحت کو معاہدہ لیگ آف نیشنز کے خلاف قرار دیا ہے؛

روم ۱۱ دسمبر۔ سر سیموئل ہور اور ایم لاوال نے صلح کی جو تجاویز مرتب کی ہیں۔ انگلستان اور فرانس نے انہیں منظور کر لیا ہے۔ اب انہیں اٹلی اور حبشہ بھیج دیا گیا ہے۔ عدیس آبابا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ شاہ حبشہ ان تجاویز کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ آج کلکتہ میں ۹ لیبر لیڈروں کو گرفتار کیا گیا۔ اور بعض کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ جہازوں کے مزدوروں کے معاملات میں دخل نہ دیں۔

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ عراق پارلیمنٹ نے ملکی کاروبار عراقیوں کے لئے مخصوص کرنے کا بل پاس کر دیا ہے۔ جس سے غیر ملکیوں کو عراق چھوڑنا پڑے گا۔

بمبئی ۱۱ دسمبر۔ چاندی کا نرخ ایک دن میں سات روپے کم ہو جانے سے بمبئی کی مارکٹ میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ نرخ میں کمی امریکہ کی چاندی کی خرید کے متعلق غیر یقینی پالیسی کے باعث رونما ہوئی ہے

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ اطالوی قونصل نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں چار اطالوی افسر اور تین سپاہی ہلاک ہوئے۔ یکم جنوری سے ۳۰ر نومبر تک ۱۴۲ سپاہی اور ۲۲۹ مزدور ہلاک ہوئے تھے

عدیس آبابا ۱۱ دسمبر۔ حبشی جرنیل راس دستا کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ حبشی افواج نے زبردست جنگ کے بعد جس میں ۵۰۰ حبشی اور ۷۰۰ اطالوی ہلاک ہوئے آڈو کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے راس سیوم اور راس کاسا نے مکالے اور ابیڈی گراٹ پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت حبشی افواج اڈووا پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

کوئٹہ ۱۱ دسمبر۔ آج صبح ۴ بجے زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ نقصان کی تاحال کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ کلکتہ کی مارکٹ میں بھی چاندی کا نرخ چار روپے فی تولہ گر جانے سے ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔

طہران ۱۱ دسمبر۔ ایران میں پرانی وضع کی عمارات کو عہد حاضر کے فن تعمیر کے اصول پر دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔

لاہور ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ لاہور کو تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۱ دسمبر۔ مصر کی تمام پارٹیوں نے ۱۹۲۳ء کے آئین حکومت کو بحال کرانے کے لئے متحدہ محاذ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے

لنڈن (بذریعہ ڈاک) وزیر اعظم برطانیہ کے لڑکے مسٹر آلیور بالڈون نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ میں ہندوستان جا کر انڈین نیشنل کانگریس کی گولڈن جوبلی میں شریک ہونگا۔ اس کے علاوہ میں مسٹر گاندھی۔ ڈاکٹر ٹیگور اور مسز نیڈو سے بھی ملاقات کروں گا۔

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر آمدنی میں خسارہ ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو تراشے ہوئے ہیرے چین سے برآمد لائے جائیں۔ ان پر محصول لگایا جائے۔ گورنمنٹ کو اس وقت ایک لاکھ روپیہ ہر ہفتہ خسارہ ہو رہا ہے؛

کراچی ۱۱ر دسمبر۔ خیرپور سٹیٹ سے بلوچ لیڈر کے اخراج کی وجہ سے ایک ہزار بلوچی نقل مکانی کر کے اضلاع سکھر اور لاڑکانہ چلے گئے ہیں

ہوانا۔ ۱۱ر دسمبر۔ سیاسی مخالفین نے براڈکاسٹنگ سٹیشن کو جس کے ذریعہ حکومت ہوانا کا صدر امریکن ریڈیو کانفرنس کو پیغام پہونچانا چاہتا تھا۔ تباہ کر دیا۔ اس پر صدر نے استعفےٰ دے دیا ہے۔

لنڈن ۱۱ر دسمبر۔ گذشتہ شب ایک ہوائی جہاز جو برسلز سے لنڈن آ رہا تھا۔ گر گیا۔ جس کے نتیجہ میں تین ہواباز اور ۷ مسافر ہلاک ہو گئے۔

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر۔ کوئٹہ کی کھدائی کے کام کی نگرانی کے لئے آج انگلستان کا ایک افسر نئی دہلی پہونچا۔ کل وہ کوئٹہ روانہ ہو جائے گا۔

لاہور ۱۱ر شہر کی حالت پرسکون ہے پرخطر حصوں میں مسلح پولیس کا پہرہ ہے۔ گورنر کی تقریر سے لوگوں کے دلوں پر خوف طاری ہو گیا ہے۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) ترکی کے لاکالج کی تین فارغ التحصیل لڑکیاں عدالت استنبول میں مجسٹریٹ مقرر ہوئی ہیں؛

جبوتی (بذریعہ ڈاک) جنوبی اطالوی محاذ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دو اطالوی دستوں میں قیادت کے متعلق شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اختلاف کے طول کھینچ جانے کا اندیشہ ہے۔

لاہور ۱۱ر دسمبر۔ آج مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں گوردوارہ شہید گنج کمیٹی اور دیگر سولہ اکالیوں کے خلاف مزار کاکو شاہ کے انہدام کے الزام میں مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ متعدد گواہان استغاثہ پر وکیل صفائی نے مکرر جرح کی؛

بمبئی ۱۱ر دسمبر۔ آج انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کے سامنے بمبئی اور احمد آباد کے مالکان کارخانجات نے اسمبلی میں علیحدہ علیحدہ نمائندگی کے مطالبات پیش کئے۔ ڈاکٹر امبیدکار نے بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی میں ہریجنوں کو آبادی کے لحاظ سے نیابت دینے کا مطالبہ پیش کیا؛

کوئٹہ ۱۱ر دسمبر۔ کوئٹہ میں اس وقت تک ۲۸۲۹۱۸۹ روپے کی مالیت کی جائیداد کھودی جا چکی ہے۔ اور کل ۱۱۲۷ لاشیں نکالی جا چکی ہیں

امرت سر ۱۱ر دسمبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۶ آنے نخود تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۸ روپے ہے؛

پشاور ۱۱ر دسمبر۔ آج ہندوؤں اور سکھوں کے وفد نے ہندی اور گورمکھی کو پرائمری سکولوں میں برقرار رکھنے کے مطالبہ کے سلسلہ میں صوبہ سرحد کے گورنر سے ملاقات کی۔ اور اپنے مطالبات پیش کئے؛

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر۔ دہلی کے لیبر لیڈر یوسف احمد لال جی کو دہلی سے اخراج کا حکم دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۱ر دسمبر۔ سر عبد الرحیم صدر اسمبلی آج کلکتہ پہونچے۔ شہر کے اکابرین نے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔

کراچی ۱۱ر دسمبر۔ کراچی کی تجارت کے اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں تجارت درآمد میں۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر۔ غلام نبی